امام احمد رضا اور برطانوی نومسلم

احمد یوسف اینڈریوز

مترجم

ڈاکٹر مولانا عبد النعیم عزیزی بریلوی

امام احمد رضا

اور

برطانوی نومسلم

تحریر

احمد یوسف اینڈریوز

مترجم

ڈاکٹر مولانا عبدالنعیم عزیزی بریلوی

حضرت علامہ مولانا الحاج پیر محمد الیاس قادری پتھروہی کشمیری

رضا اکیڈمی یو کے آزاد کشمیر

نام کتاب: امام احمد رضا اور برطانوی نومسلم

مصنف: احمد یوسف اینڈریوز (نومسلم) برطانیہ

مترجم: ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی بریلی شریف

پروف ریڈنگ: حضرت علامہ مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری

مرتب: الحاج پیر محمد الیاس چھتروہی قادری، کشمیری
بانی رضا اکیڈمی (انٹرنیشنل)

باراول: ربیع الاول ۱۴۲۶ ہجری/اپریل 2005ء

ناشر: Raza Academy (International)
138-Northgate Road, Stockport, SK3 9NL, U.K.

رضا اکیڈمی کی شاخیں:
رضا اکیڈمی: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
رضا اکیڈمی: مدینہ مسجد سیکٹر سی 2 میرپور آزاد کشمیر
رضا اکیڈمی: 104 جیسولی بریلی، یوپی (انڈیا)

پاکستان میں ڈسٹری بیوٹر: علمی پبلشرز داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور
مکتبہ اشرفیہ مرید کے ضلع شیخوپورہ
انڈیا میں ملنے کا پتہ: رضا اسلامک اکیڈمی 104 جیسولی، بریلی، یوپی (انڈیا)

اس کتاب کو "رضا اکیڈمی سٹاکپورٹ یوکے" کی سلور جوبلی کے موقع پر شائع کیا گیا

کلماتِ مترجم

زیرِ نظر رسالہ جناب احمد یوسف اینڈریوز کے انگریزی مقالے
IMAM AHMAD RAZA AND BRITISH CONVERT TO ISLAM
کا اردو ترجمہ ہے جسے راقم نے پیش کیا ہے۔امام احمد رضا کے تعلق سے جناب اینڈریوز صاحب کا یہ مقالہ ایک نیا اور اچھا موضوع ہے جسے امام احمد رضا کے بارے میں عمدہ اضافہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔

انگریزی زبان میں امام احمد رضا پر مواد کی کمی کے باوجود یہ جناب احمد یوسف اینڈریوز کی اچھی کاوش ہے۔اس میں امام احمد رضا کی حیات و کارناموں کا مختصر جائزہ عمدگی کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

اس مقالے میں جناب احمد یوسف اینڈریوز صاحب نے دکھایا ہے کہ عیسائیت کے غلط مذہبی اور روحانی ماحول سے نکل کر اسلام میں داخل ہونے والے برطانوی نومسلم امام احمد رضا کی تعلیمات سے کیوں اور کس طرح متاثر ہوئے ہیں؟ وہابی عقائد میں انکے لیے کوئی کشش نہیں ہے۔اس لیے کہ وہاں روحانیت کا کوئی نام نشان نہیں ہے۔لہٰذا تعلیمات امام احمد رضا اور حیاتِ امام احمد رضا انہیں سنتِ نبوی کے مطابق زندگی گزارنے کے ساتھ ساتھ صحیح اسلامی عقائد سے بھی واقف کراتی ہیں اللہ و رسول اور بزرگان دین کی محبت کے بندھن میں باندھتی ہیں۔یادگاروں اور اسلامی تقریبات منانے کا سلیقہ عطا کرتے ہوئے روحانی سرشاری کا سامان مہیا کرتی ہیں۔

زیرِ نظر مقالہ قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوگا اور وہ اس سے ضرور

استفادہ کرسکیں گے۔

رضا اکیڈمی برطانیہ کے بانی اور مدیرِ اعلیٰ ''دی اسلامک ٹائمز'' جناب محمد الیاس کشمیری صاحب نے راقم کو پہلے بھی ترجمے کے کام کا موقع دیا اور امام احمد رضا کے کئی رسائل کے انگریزی تراجم کرواکر شائع کئے۔انھوں نے راقم کو اس مقالے کے ترجمے اور اشاعت کا موقع فراہم کیا۔راقم ان کا تہہ دل سے شکرگزار ہے۔

بلاشبہ ''رضا اکیڈمی برطانیہ'' نہ صرف انگریزی زبان بلکہ ساتھ ہی ساتھ اردو میں امام احمد رضا کی تصانیف اور ان سے متعلق مقالات وغیرہ کی اشاعت نیز تحقیقی کام کرنے اور کرانے میں بہت ہی لگن اور خلوص سے کام کررہی ہے اور اس طرح اس نے نہ صرف برطانیہ بلکہ عالم اسلام میں امام احمد رضا پر کام کے سلسلے میں اپنا ایک نمایاں مقام بنالیا ہے۔

رضا اکیڈمی برطانیہ کے تمامی ارکان مبارکباد کے لائق ہیں۔مولائے قدیر حضور ﷺ کے طفیل اس اکیڈمی کو مزید ترقی اور استحکام عطا کرے۔آمین!

رضا اکیڈمی اپنے ایک مخلص معاون بلکہ روح رواں اور چیرمین جناب پروفیسرڈاکٹر محمد ہارون (انگریز نومسلم) سے محروم ہوگئی ہے۔موصوف ۲۴ فروری ۱۹۹۸ء کو ہم سب سے رخصت ہوکر جنت مکانی ہو گئے۔رب عظیم مرحوم کو مقام بلند عطا فرمائے۔آمین!

(ڈاکٹر) مولانا عبدالنعیم عزیزی، بریلی شریف

تعارفی خاکہ

جناب احمد یوسف اینڈریوز کا یہ مقالہ امام احمد رضا کی حیات اور افکار کا ایک مختصر تعارف ہے ان سے میری ملاقات 1989ء میں ہوئی اور یہ مقالہ احمد یوسف اینڈریوز نے احقر کے مسلسل اصرار پر قلم بند کیا ہے مقالہ بتاتا ہے کہ برطانوی نومسلموں کو امام احمد رضا کے افکار و تعلیمات کس طرح اپیل کرتے ہیں۔اور اصل تصوف و روحانیت کی تشریح کرتے ہوئے ،صوفیوں اور ولیوں سے عقیدت و محبت اور محبت کی تمام رسموں ،میلاد،عرس،فاتحہ وغیرہ سے روحانی سرشاری حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔

ہمارے ادارہ کے لئے ڈاکٹر عبدالنعیم عزیزی نے پہلے بھی چند کتب کے تراجم کئے ہیں۔جسے ''رضا اکیڈمی برطانیہ'' نے شائع کیا ہے اور اب ان کے اس ترجمہ کو بھی اردو قارئین کے استفادہ اور عظمت امام احمد رضا کے تعارف کے لئے شائع کررہی ہے۔

جناب احمد یوسف اینڈیوز صاحب نے ۱۹۸۶ء میں اسلام قبول کیا۔انھوں نے لیسٹر یونیورسٹی سے ۱۹۹۱ء میں پوسٹ گریجویشن کیا۔وہ ڈربی یونیورسٹی میں لیکچرار ہیں۔اور حال ہی میں ڈنڈی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی ''اسکاٹ لینڈ مسلمان'' کے عنوان سے کی ہے۔

مولائے قدیر ہمیں اور بھی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد الیاس قادری کشمیری

دیباچہ

تحریکِ اہل سنّت والجماعت کی مرکزی شخصیت اور ممتاز عالمِ دین امام احمد رضا کے افکار اور کارناموں پر انگریزی زبان میں ابھی تک بہت ہی کم لکھا گیا ہے۔

جنوبی ایشیاء میں اسلام کو خصوصیت کے ساتھ سمجھنے کے لیے امام احمد رضا خان بریلوی کی شخصیت مرکزی حیثیت کی حامل ہے۔لیکن ایک مدت گزر جانے کے بعد بھی انگریزی زبان میں اس عالم جلیل کی حیات و شخصیت پر کوئی اشاعت منظرِ عام پر نہ آئی۔لہٰذا اس مقالے کو پیش کرتے ہوئے میں اس عظیم عالمِ دین پر انگریزی زبان میں ایک جامع سوانح حیات مرتب کرنے کی راہ ہموار کر رہا ہوں۔

سب سے پہلے اس طرح کی کتاب کی ضرورت اور اس کے لیے تعارفی مضمون کو رقم کرنے کی تجویز محترم محمد الیاس کشمیری صاحب ،رضا اکیڈمی اسٹاک پورٹ انگلینڈ نے پیش فرمائی تھی، اور ان کی عنایات اور ان کے حلقے کے دانشور جیسے پروفیسر غیاث الدین قریشی (مرحوم) نیوکاسل سے انگریزی زبان میں کچھ مواد حاصل ہوا۔لہٰذا میں ان صاحبان کی رہنمائی اور تعاون کے لیے ان کا شکریہ ادا کرنا ضروری سمجھتا ہوں ۔ برادر محترم محمد الیاس کشمیری صاحب اپنی رواداری ،رہنمائی اور تعاون نیز اس مقالے کی

ترتیب کے دوران میری خرابی صحت پر شفایابی کی دعاؤں کے لیے خصوصیت کے ساتھ میرے شکریے کے مستحق ہیں ۔

یہ مقالہ خاص طور پر امام احمد رضا کے ۷۲ ویں عرس مبارک کی تقریب پر لکھا گیا ہے جس میں ان کی حیات اور برصغیر میں پیش کردہ ان کے اسلامی نظریات کا مختصر جائزہ پیش کیا گیا ہے۔علاوہ ازیں یہ مقالہ امام احمد رضا کی حیات اور کارناموں کے، برطانوی نومسلموں پر اثر کا ایک مجمل خاکہ پیش کرتا ہے ۔اس مقالے میں خصوصیت کے ساتھ یہ بتانے کی کوشش کی گئی ہے کہ امام احمد رضا کی زندگی سنت نبوی علیہ التحیّۃ والثناء کے مطابق گزارنے کا کیسا عملی نمونہ پیش کرنے کے ساتھ ساتھ اور کس طرح اپنا کردار ادا کرتی ہے اور اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ اسلامی نقطہ نظر سے امام احمد رضا کی روحانی تعلیمات عیسائیت سے اسلام میں داخل ہونے والوں کو کس طرح اپیل کرتی ہے ۔جو کہ پہلے ہی سے اس طرح کی کسی قدر ملتی جلتی تعلیمات سے آگاہ تھے جبکہ عیسائیت اور دیگر مذاہب و ادیان میں روحانیت نام کی کوئی چیز نہیں!مختصر یہ کہ زیرِ نظر مقالے میں یہ ظاہر کرنا ہے کہ امام احمد رضا کی تعلیمات نومسلم برادری برطانوی جو کہ بے فائدہ اور خالی روحانیت سے وہابی بدعت کا مقابلہ کر رہے ہیں ،کو صحیح جواب مہیا کرتی ہے۔

آخر میں ،میں اردو کی کم علمی کے سبب کسی طرح کی غلطی یا خامی اور قلمی لغزش کے لیے اپنے قارئین سے معذرت خواہ ہوں ۔بات دراصل یہ ہے کہ امام احمد رضا کی حیات اور کارناموں پر انگریزی میں مواد کے

حصول کا ذریعہ بہت ہی کم ہے۔

میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ میری یہ حقیر سی کاوش خدمتِ دین اور رضائے الٰہی کا سبب بنے اور ہم سب مشرق و مغرب والے رب عظیم کی رہتی دنیا تک مدح و ثنا اور عبادت کرتے رہیں گے،وہ ہم سب کو اپنے حبیبِ لبیب اور ہمارے پیارے رسول ﷺ کے نور میں غوطہ زن کرتے ہوئے امام احمد رضا کے نقوش قدم پر چلائے۔آمین!

احمد،وائی،انڈریوز

۵ اگست ۱۹۹۳ء

تعارف

امام احمد رضا کی حیات اور کارہائے نمایاں پر لکھنا میرے لیے بڑے شرف و سعادت کی بات ہے۔اس مقالے کے توسط سے میں اپنے مسلم برادران سے عرض کرنا چاہتاہوں کہ امام کی شخصیت اور ان کے کارہائے نمایاں نے نومسلموں کو اسلام کے سمجھنے میں کس حد تک معنی خیزی عطا کی ہے اور ان کی حیات اور کار ہائے نمایاں کی روشنی میں اس بات کی تشریح کروں گا کہ برطانوی نومسلم کو وہ کس طرح مستفیض کرتے ہیں، ساتھ ہی ساتھ یہ کہنا چاہوں گا کہ رضا اکیڈمی اسٹاک پورٹ نے برطانیہ میں حالیہ سالوں میں دامنِ اسلام میں پناہ لینے والے نومسلموں تک امام کی تعلیمات کو کس حد تک پہنچایا ہے؟ بعدہٗ میں اپنے اصل موضوع پر آؤں گا۔ یعنی اس عظیم شخصیت کے موضوع پر جو اہل سنت کا امام ہے اور اعلیٰ حضرت کے لقب سے جانا جاتا ہے۔

امام احمد رضا اور برطانوی نومسلم

حیات امام احمد رضا خان:

برطانوی مؤرخ کینتھ جونس کے مطابق امام احمد رضا کا خاندان افغانستان سے ہندستان ہجرت کر کے دربار مغلیہ سے وابستہ ہوا اور آخر میں بریلی کے نزدیک ایک ریاست میں سکونت پذیر ہوگیا۔اس خاندان کے افراد ۱۹ ویں صدی عیسویں تک دربار مغلیہ سے وابستہ رہے۔

امام احمد رضا کے جدِّ امجد حضرت مولانا علی رضا خان رحمۃ اللہ علیہ خصوصیت کے ساتھ علم فقہ اور اپنے تقویٰ کے لیے بہت مشہور تھے۔ان کی یہ کرامت بہت مشہور ہے کہ ایک طوائف مشرف باسلام ہوگئی تھی اور ایک بدکار شخص برائیوں سے تائب ہوکر اچھا مسلمان ثابت ہوا۔

امام احمد رضا کے والد ماجد حضرت مولانا نقی علی خاں صاحب بھی اپنی اعلیٰ ذہانت کے لیے بہت مشہور تھے۔انھوں نے تقویۃ الایمان کے جواب میں ایک معرکۃ الآرا کتاب لکھی نیز امکان نظیر کے مسئلہ پر بھی ان کی تصنیف بہت ہی گراں قدر تھی۔

وہ سلسلہ قادریہ میں حضرت شاہ آل رسول مارہروی قدس سرہ العزیز کے دستِ حق پرست پر بیعت تھے۔حضرت سیدنا آل رسول علیہ الرحمۃ کے جد امجد حضرت شاہ برکت اللہ قدس سرہ العزیز نے ۱۸ صدی عیسویں میں ایک اہم روحانی اور سیاسی کردار ادا کیا۔ان کی خانقاہ آج بھی

سلسلہ قادریہ کا ایک بہت بڑا مرکز ہے۔ایسے مشاہیر علمائے اسلام میں ہونے کے باوصف امام احمد رضا،حضرت شاہ فضل رسول بدایونی علیہ الرحمہ، جو کہ وہابیوں کے سخت مخالف تھے اور حضرت مولانا ارشاد حسین رامپوری قدس سرہ العزیز جو کہ رام پور ریاست کے سنی نواب کلب علی خاں کے روحانی مشیر تھے،کے زیر اثر آکر ان سے بھی مستفیض تھے۔

حالانکہ وہ مشاہیر علماء سے مستفید تھے لیکن اعلیٰحضرت کسی بیرونی مدرسے میں داخل نہیں ہوئے تھے بلکہ اپنے شہر بریلی ہی سے فارغ التحصیل ہوئے۔بعض علوم پر انھوں نے اپنی محنت سے عبور حاصل کیا۔ان کا علم در اصل علم لدنی (وہبی) تھا نہ کہ کسبی اور بلا شبہ یہ اللہ کا فضل عظیم تھا۔

آپ ۱۸۵۶ء کو بریلی میں پیدا ہوئے اعلیٰحضرت کی ولادت کی گھڑی اہل نجوم کے نزدیک بہت ہی مبارک تھی۔اس حقیقت کو بچپن ہی سے ان کی بے پایاں ذہانت اور قوت حافظہ نے عیاں کردیا تھا۔مزید برآں انھوں نے ابجد کے حساب میں ابتدائی قابلیت حاصل کر کے ریاضی میں بھی مہارت حاصل کرلی۔یہاں تک کہ اپنے وقت کے مانے ہوئے ریاضی دان علی گڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد کے لاینحل مسئلہ ریاضی کو حل فرمایا جس کے حل کے لیے وہ یورپ کا سفر کرنے والے تھے اعلیٰحضرت کی اس علمیت کو دیکھ کر ڈاکٹر ضیاء الدین احمد ایک دیندار انسان بن گئے۔

اعلیٰحضرت نے حقیقتاً اپنی عبقریت کی وجہ سے شہرت پائی۔بالخصوص فقہ میں مہارت اور زبردست قوت حافظہ کے سبب۔انھیں تمام جزئیات از بر

تھیں اور وہ کسی بھی وقت بغیر کسی کتاب کی مدد کے ہر مسئلے کا جواب دے دیا کرتے تھے جو ایک دم درست (مع حوالوں کے) ہوتا تھا۔آپ اپنی علمی، زبان دانی اور ادبیت کے لیے مشہور تھے مختلف زبانوں پر آپ کو عبور حاصل تھا۔اعلیٰحضرت کی ابتدائی زندگی محیر العقول واقعات سے پُر ہے آپ نے چار سال کی عمر میں قرآن ختم کیا اور چھ سال کی عمر میں منبر مسجد پر بیٹھ کر میلاد پڑھی تھی۔

اعلیٰحضرت نے اپنی خصوصی دینداری کا مظاہرہ بچپن ہی سے شروع کیا تھا یہاں تک کہ کم عمری میں روزہ رکھنا شروع کیا تھا۔انھوں نے ۱۴ سال کی عمر سے فتویٰ لکھنا شروع کیا تھا ۲۰ سال کی عمر میں اپنے والد ماجد کے ہمراہ پہلے حج و زیارت کو گئے اور وہاں شافعی امام نے آپ کو دیکھ کر فرمایا کہ ''احمد رضا کے چہرے میں، میں نے اللہ کا نور دیکھا'' انھوں نے آپ کو قادری سلسلہ کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔آپ نے جب پہلا حج ادا کیا آپ بالکل نوجوان تھے۔لیکن جب فریضہ حج کی ادائیگی کر کے ہندستان لوٹے ایک عظیم دینی پیشوا کی حیثیت آپ کو حاصل ہوگئی۔علمائے حرمین طیبین نے آپ کی بڑی قدر و منزلت فرمائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو برصغیر کے بدمذہبوں کی سرکوبی کے لیے منتخب فرمالیا تھا۔آپ گردن بدمذہبیت پر تیغِ برّاں تھے۔

اس دور میں آپ نے مانے ہوئے عالم مولانا عبدالحق خیر آبادی کے سامنے منطق میں اپنی قابلیت کا مظاہرہ فرمایااور جب انھوں نے آپ کے شغل کے بارے میں دریافت فرمایا تو آپ نے فرمایا''فتویٰ نویسی اور

ردِّ وہابیت'' اور مزید فرمایا کہ وہ گستاخان مصطفیٰ ﷺ کو شکست دیتے ہیں۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ انھوں نے ابتدا سے ہی مصطفیٰ ﷺ کی سنت اور ناموس کی حفاظت۔ نیز ان کی عظمت و رفعت اور تقدیس کو اجاگر کرنے کے لیے خود کو وقف کردیا تھا۔وہ عقائد حقہ کو قرآن و سنت سے مبرہن فرماتے تھے اور وہابیوں کو سدا چیلنج کرتے تھے۔

ایسا کہا جاتا ہے کہ وہ خلوت پسند تھے۔لیکن جب وہ جلوت میں آتے تو انھیں چھونے اور ان کے ہاتھوں اور پیروں کو چومنے کے لیے لوگ امنڈ پڑتے۔ان کے کارناموں اور علمیت کو دیکھتے ہوئے ان کی یہ خلوت پسندی بجا تھی یہ سنت بھی ہے۔وہ اپنے طلبہ پر بہت مہربان اور شفیق تھے۔وہ عید پر اپنے شاگردوں کو عیدی تقسیم فرماتے تھے کہا جاتا ہے کہ ان کی خدمت میں ملک کے ہر گوشے سے طلبہ آتے تھے اور وہ ان کے واسطے ان کی مرغوب غذا کا اہتمام فرماتے تھے۔ بنگالیوں کے لیے مچھلی، مٹھائی، چاول اور کباب، بہاریوں کے واسطے اور افغانیوں و پنجابیوں کے لیے گوشت اور تنوری روٹیاں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ خاص خاص مواقع پر عزیزوں اور متعلقین کو کپڑے بھی دیتے تھے۔اور سادات کرام کا خصوصی احترام فرماتے تھے۔کہا جاتا ہے کہ ایک بار ایک سید صاحب کے لیے وہ صندوقچی اٹھا کر لے آئے جس میں وہ اپنی ضروریات کے لیے روپے پیسے رکھا کرتے تھے۔

اعلیٰحضرت نے ابتدا میں روہیل کھنڈ کے بریلی اور بدایوں شہروں نیز صوبہ متحدہ اتر پردیش اور پنجاب کے مواضعات و قصبات کے علماء میں پٹھانوں کو اپنا گرویدہ بنایا۔مٹکاف(۱۸۸۲ء) کے مطابق وہ اور ان کے

پیروؤں نے بدمذہب تحریک (وہابیت) کے برخلاف رسول کونین ﷺ کی
شانِ تقدیس کی حفاظت فرمائی اور اس وجہ سے وہ ’ان کے تلامذہ ،خلفاء اور
ساتھی علماء کی بحثیت ’’اہلسنت وجماعت‘‘ پہچان بن گئی جو دراصل سوادِاعظم
ہے۔

اعلیٰحضرت نے پیارے نبی ﷺ کی، کسی بھی تنقیص و تنقید کو
برداشت کیا نہ اس کی اجازت دی ۔قرآن و حدیث سے ان کی عصمت و
عظمت ثابت کی۔ میلادِ مصطفیٰ ﷺ کے مقدس موقع پر اعلیٰحضرت قیام
فرماکر سرکار ﷺ کے فضائل و مناقب بیان کرتے۔انھوں نے بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم کی ’ب‘ سے حضور ﷺ کی مدح فرمائی۔حضور ﷺ کے لیے
ان کی محبت لائق دید تھی ۔وہ سچے عاشقِ رسول تھے ایک موقع پر آپ نے
فرمایا ’’اگر میرے دل کے دوٹکرے کیے جائیں تو ایک پرلکھا ہوگا ’’لَااِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہ ‘‘ عزّ وجل اور دوسرے پر’’محمد رسول اللہ ‘‘ ﷺ وہ
رسول کونین کی محبت اور احترام کے حوالے سے سرکار کے روضہ اقدس کی
زیارت کرکے آنے والے حجاج کرام کے پاؤں چومتے تھے۔

حضور ﷺ کی نسبت سے اعلیٰحضرت سادات کرام کا بیحد احترام
کرتے تھے عید کی مبارکباد سب سے پہلے سید کو پیش کرتے اور دست بوسی
کرتے ۔سید کو میلاد وغیرہ کے موقع پر شیرینی کا دوہرا حصہ دیتے ۔وہ
شریف مکہ پر تنقید کی جسارت کرنے والے کو تنبیہ کرتے ۔اس لیے کہ
شریف مکہ سید تھے مزید براں فاتحہ وعرس کی تقاریب کی محفلوں میں سادات
کرام کو صف اول میں جگہ دیتے۔

اعلیٰحضرت اولیاء کرام کا احترام فرماتے تھے ۔انھوں نے بعد
ازمرگ ان کی حیات قرآن وحدیث سے ثابت کی ہے۔انھوں نے بتایا کہ
اولیاء اللہ اپنی قبروں میں ہماری فریاد سنتے ہیں اور ربِّ قدیر سے ہماری
مرادیں پوری کراتے ہیں۔انھوں نے اپنی تصنیف ’’حیات الاموات‘‘ میں
وضاحت فرمائی کہ اولیائے کرام اللہ کے نور سے دیکھتے ہیں۔اور صرف
اپنے مزار پرنہیں بلکہ ہرجگہ استعانت فرماتے ہیں۔انھوں نے ثابت کیا ہے
کہ جمعرات کو خاص طور سے اولیاء کرام کا تصرف قوی ہوتا ہے۔اس لیے
کہ اس روز عام مردے کی روح بھی جہاں چاہتی ہے جاتی ہے انھوں نے
اپنی دوسری تصنیف ’’الامن والعلی‘‘ میں ہر عہد میں اولیائے کرام کی حکومت
اور تصرف ثابت کی ہے۔انھوں نے صرف پردہ فرما جانے والے اولیاء
سے توسل ثابت نہیں کیا بلکہ زندہ ولیوں سے بھی توسل واستعانت ثابت کی
ہے۔اعلیٰحضرت نے ایک واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک نوجوان جسے کشف
حاصل تھا ایک محفل میں اچانک رونے لگا۔ پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس
کی والدہ قبر میں عذاب جھیل رہی ہیں اس پر ایک بزرگ جنکے پاس ستر ہزار
درود شریف پڑھے ہوئے محفوظ تھے اس نوجوان کی والدہ کو بخش دیا ۔فوراً
ہی وہ نوجوان ہنسنے لگا اس لیے کہ کلمہ بخشتے ہی وہ جنت داخل کر دی گئی
تھیں۔

اعلیٰحضرت نے نبی علیہ السلام ،اولیائے الٰہی ،پیرانِ طریقت اور
مشائخ کرام سے استعانت کا جواز ثابت کیا ہے۔اعلیٰحضرت متعدد بزرگان
دین کے اعراس مناتے تھے۔خصوصیت کے ساتھ شاہ عبدالقادر بدایونی

کاعرس کہ وہ جن کا ازحد احترام کرتے تھے، حضور سیدنا غوثالاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے انھیں زبردست عقیدت تھی۔اور وہ ہر ماہ گیارویں شریف کی محفل منعقد کرتے تھے انھوں نے علماء کے لیے مسلمانوں کی شرعی تعلیم وتلقین کو واجب قرار دیا ہے، وہ روزانہ دستی اور ڈاک سے آنے والے بے شمار مسائل کا جواب خود لکھا کرتے تھے۔ان کا صرف ایک مجموعہ فتاویٰ رضویہ ہی ۳۰ جلدوں پر مشتمل ہے جس کی ہر جلد تقریباً ایک ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی ہے۔اس سے ان کی روزانہ کی مصروفیات کا پہ چلتا ہے۔انکے علم وفضل کا یہ عالم تھا کہ ایک ایک سوال کے جواب میں بے شمار حوالہ جات اور جزئیات پیش فرماتے کہ بعض کے جوابات سو سے اوپر صفحات پر جایا کرتے تھے وہ بنیادی عقائد اور سنت نبوی کی سختی سے پیروی اور وفاداری کی تلقین فرماتے تھے۔سارے علمائے اہلسنت کا اسی پر عمل تھا اعلیٰحضرت نے قوی حدیث کے ساتھ ساتھ ضعیف (غیر متواتر حدیث) پر عمل کرنے کی بھی جرح کی ہے۔اور دلیل دی ہے۔اس لیے کہ وہ حدیث بھی عزیز ہے کہ جس کے راوی کسی دور میں دو سے کم نہ ہوں اور اسی لیے انھوں نے اذان میں حضور ﷺ کے نام پاک کو سن کر انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگانے کی اجازت دی ہے جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ اس سے آنکھوں کی روشنی بڑھتی ہے (یہ حضور علیہ السلام کی روئیت کا باعث ہونے میں ممد ہے)

انھوں نے اس امر پر بھی زور دیا ہے کہ جس بات کی قرآن و احادیث سے بالصراحت ممانعت نہ ہو اس کے کرنے میں حرج نہیں یعنی

وہ جائز ہے۔انھوں نے سفید چوزہ رکھنے (پالنے) سنیچر کے دن جسم سے خون نکلوانے اور پھول توڑتے وقت درود شریف پڑھنے کی اجازت دی ہے۔

اسلامی فقہ میں زبردست خدمات کے علاوہ اعلیٰ حضرت نے وہابی، دیوبندی اور اہلحدیث مولویوں کا شدید رد فرمایا۔ جب ان سے سنی اور وہابی امتیاز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انھوں نے فرمایا اگر میرا نام سن کر جس کے چہرے پر خوشی طاری ہوجائے وہ سنی ہے اور اگر چہرہ فق ہو جائے تو وہابی۔امام احمد رضا نے نہ صرف وہابیوں کا ہی رد نہیں فرمایا بلکہ آریا سماجیوں اور شیعوں سے بھی اسلام کا تحفظ فرمایا۔ یہاں تک کہ آریہ سماج کے ایک اہم رکن کو مسلمان بھی کیا۔

وہابیت کی لعنت کو روکنے اور اہل حدیث اور دیوبندیت کا رد ان کا خاص موضوع تھا اور اس معاملے میں ان کا قلم اور علم اہم ہتھیار تھے۔ان کی ذہانت اور وہابیوں کے استہزا نے انھیں دیوبندیوں اور اہل حدیث دونوں کا مخالف بنادیا اور ان کو اپنی نماز سے خارج کر کے اسلام کے نام پر ان کے چہروں پر پڑے ہوئے نقاب کو الٹ دیا اور اس طرح ہمیں آگاہ کردیا کہ وہ عقیدے کے لحاظ سے کس قدر پختہ تھے۔اعلیٰ حضرت کی زندگی کا دوسرا اہم واقعہ ۱۹ویں صدی کے اختتام (۱۴ویں صدی ہجری کی ابتداء) کا ہے جب مشاہیر علماء کرام نے انکے ۱۴ویں صدی ہجری کے مجدد ہونے کا اعلان کیا۔

۱۹۰۵ء میں آپ نے حسام الحرمین نامی کتاب شائع کی جس میں

احمدیہ(قادیانی) ،وہابیہ اسمٰعلیہ اور خواتمیہ جو حضور نبی کریم ﷺ کی
خاتمیت اور بے نظیری کے منکر تھے کے کفر کی توثیق فرمائی۔وہابیہ جو نبی امی
ﷺ کے علم سے دوسری مخلوقات اور شیطان کے علم کو بڑھاتے تھے ان
سب کے کفر کی توثیق فرمائی ،اور اس کی تائید و تصدیق ہندستان اور علمائے
حرمین شریفین نے بھی فرمائی۔آپ نے دوسرے حج و زیارت کے موقع پر
حرمین طیبین اور دیگر بلاد اسلامیہ کے علماء و مشائخ سے ان سب کی عبارات
کفریہ کے خلاف فتویٰ لیا اور ’’حسام الحرمین‘‘ میں انھیں کافر اور مرتد بتایا اور
ان کی تکفیر کا فتویٰ صادر فرما کر ان کے کفر و ارتداد پر شک کرنے والے کو بھی
اسی زمرہ میں شامل کیا۔

قادری سلسلے کے شیخ کی حیثیت سے اعلیٰحضرت انبیاء و اولیاء کی
شفاعت پر عقیدہ رکھتے تھے۔انہیں تعویزات کی چال میں مہارتِ تامہ
حاصل تھی۔وہ انسانی زندگی نیز دنیا میں رونما ہونے والے واقعات کو پہلے
بتادیا کرتے تھے ادر اصل اعلیٰ حضرت علم جفر کے ماہر تھے اور اس کے
ذریعے آئندہ کی باتئں بتادیا کرتے تھے۔بعد میں انہوں نے اسے ختم
کردیا۔وہ علم تکسیر میں بھی مہارتِ تامہ رکھتے تھے۔

وہ اپنے مریدین و معتقدین کی رشدوہدایت کا صحیح فریضہ سرانجام
دیتے تھے،انھیں حصول برکت کے لیے وظائف بتاتے تھے اور اچھے پیروں
کی طرح ان پر اور غرباء پر شفیق و مہربان تھے۔

جیسا کہ مجھے یقین ہے اور آپ سبھی اس سے واقف ہونگے کہ اعلیٰ
حضرت کی تعلیمات کی اشاعت کئی مدارس نے کی جو کہ مستقبل کے علماء کی

جماعت تیار کرنے کے لیے قائم کئے گئے تھے۔بریلی میں جامعہ منظر اسلام،
لاہور میں دارلعلوم نعمانیہ اور ایک مدرسہ پیلی بھیت میں ۔لاہور کا مدرسہ ’’
دارلعلوم حزب الاحناف‘‘ اس کے لیے مشہور ہے جو ۱۹۲۰ء میں قائم ہوا تھا
یہ سبھی برصغیر پاک و ہند میں اعلیٰ حضرت کے کارنامہ تجدید اسلام واحیائے
سنت پر روشنی ڈالتے ہیں۔پہلے برصغیر پاک وہند جو برطانوی حکومت کے
تحت تھا اور اب آزاد ہے مگر وہابی۔قادیانی،بدمذہبوں اور انکے مغربی
حمایتیوں کی بدمذہبی اور سازش سے اب بھی آزاد نہیں ہے،امام احمد رضا
اپنے کارنامۂ تجدید کی وجہ سے اعلیٰ حضرت کہلائے اور مانے جاتے ہیں۔

برطانوی نومسلموں پر

امام احمد رضا کے اثرات

اب میں اس موضوع پر آتا ہوں کہ میری طرح اسلام میں داخل ہونے والوں پر امام احمد رضا کی زندگی اور تعلیمات کے اثرات کس حد تک ہوئے۔سب سے پہلے تو میں آپ سب کی توجہ اس نئے ریسرچ کی جانب مبذول کرنا چاہوں گا جو حال ہی میں کنگز کالج آف لندن نے مذہب کی مرکزیت کے بارے میں پیش کیا ہے۔

اس ریسرچ سے پتہ چلتا ہے کہ اسلام سے ہم آغوش ہونے والے زیادہ تر برطانوی رومن کیتھولک فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔اور جن کی تربیت عیسائی پادریوں کے ذریعے کلیسائی ماحول اور روحانی نظام کے تحت ہوئی ہے اور خدا کے روحانی تحفوں سے آگاہ ہیں۔حالانکہ اس طرح کی عیسائی تعلیم کی بنیاد ہی غلط ہے۔ اعلیٰ حضرت کی تعلیمات نہ صرف اس ماحول سے آنے والوں کو اسلامی صوفیاء و اولیاء کی حقیقی متصوفانہ زندگی کی تشریح کرتی ہیں۔ بلکہ ان کے پہلے غلط عیسائی عقیدے کی نشاندہی کرتی ہیں اور پہلے کے غلط عیسائی عقیدے کی صحت بھی کرتی ہیں۔

ایسے لوگوں کو اس طرح کے باطل عقائد کی سمجھ وہابی تعلیمات نہیں دے سکتیں اس لیے کہ وہ خود تصوف اور صوفیاء و پیروں کی تقلید کے منکر ہیں۔

مزید برآں حیات اعلیٰ حضرت ہمیں سنت مصطفیٰ ﷺ کے مطابق

زندگی بسر کرنے کا نمونہ عطا کرتی ہے۔ اعلیٰ حضرت کی مہربانی و نرم خوئی، ان کی روحانی زندگی اور وہابیت کی غلط تعلیمات کی تردید نومسلم برطانویوں کے فکر وجذبہ دونوں کو متاثر کرتی ہیں۔اس طرح کی اپیل برطانوی نو مسلموں کو متاثر کرنے کے لیے کافی نہیں ہے اس لئے کہ صرف وہ سچائی کے لیے بحث و دلیل اور وجاحت چاہتے ہیں۔اور یہ بات انھیں صرف اعلیٰ حضرت کی حیات اور کارناموں سے ایک توانائی کے ساتھ حاصل ہوتی ہے، جو انھیں متاثر کرتی ہے۔

اپنی تحریرات اور علمیت کے توسط سے اعلیٰ حضرت اپنے نظریات کی بڑی ہی منطقیانہ اور مدلل وضاحت فرماتے ہیں اور یہی بات برطانوی فکروذہن کو متاثر کرتی ہے۔خاص کر ان برطانوی نومسلموں کو جو اردو پڑھ اور بول سکتے ہیں اور ان کی اردو اور تحریرات کو سمجھ سکتے ہیں۔ہم جیسے لوگوں کے لیے جو اردو نہیں بول سکتے تھوڑی دقت ہے اور انگریزی میں اعلیٰحضرت کی حیات ،کارناموں اور تحریرات کا حصول مشکل ہے جس کی اس وقت خاص ضرورت ہے۔

بدقسمتی سے اہل حدیث ،مودودی جماعت وغیرہ اس طرح کے انگریزی مواد مہیا کرتے ہیں جو کہ اسلامی تعلیم کے طور پر برطانوی سکولوں میں استعمال کئے جاتے ہیں ۔اور اسی لیے بہت سے لوگ آج تک اسلام اور اس کی باطنی خوبصورتی کی طرف سے غلط تاثر رکھتے ہیں۔

اس وقت برطانیہ میں اعلیٰ حضرت کی تعلیمات کو اجاگر کرنے کے سلسلے میں میرے دوست پروفیسر غیاث الدین قریشی جنھوں نے اعلیٰ

حضرت کے کلام (نعتوں) کا انگریزی ترجمہ فرمایا۔اور برادر محترم محمد الیاس کشمیری، بانی رضا اکیڈمی اسٹاک پورٹ جو اس مقصد کے لیے سخت ترین جدوجہد کے ساتھ بہت اچھا کام کررہے ہیں۔

خاص طور سے ''رضا اکیڈمی'' اپنے ماہنامہ اسلامک ٹائمز میں شائع ہونے والے کلام اعلیٰ حضرت کے انگریزی تراجم ،علمی مضامین و مقالات اور گرانقدر مشوروں کے توسط سے سنی اسلام یعنی ماضی کے اصل اسلام کی تعلیم کی اشاعت میں اہم رول ادا کررہی ہے ۔اس ماہنامہ کو مسجدوں،سکولوں،اداروں اور برطانوی نو مسلموں کے ہاتھوں تک پہنچا کر تعلیمات اعلیٰ حضرت کوبحسن وخوبی پھیلایا جارہاہے۔

ایک شخص برطانیہ کے بارے میں اس طرح کا تصور کرسکتا ہے کہ وہ تاریکی میں گھری ہوئی ہے جہاں ایک چھوٹے سے گوشے سے تعلیمات اعلیٰ حضرت ایک شمع کی مانند جھلملا رہی ہے۔برطانوی نو مسلم اور حقیقی علم الٰہی کے متلاشیوں کے جذبے پروانے کی مثل اس روشنی کی طرف کھنچ رہے ہیں۔اور وہ ہے تعلیمات اعلیٰ حضرت کی روشنی۔ایک اسکالرز کی حیثیت سے میرے لئے یہ علم وفضل کا ایک نمونہ ہے جس کی تصویر کشی اعلیٰ حضرت نے اپنی زندگی میں کی تھی۔اور جس سے میری زبردست وابستگی ہے ۔خود سے اپنی ذہنی تربیت اور حصول علم ،حقیقی اور بجا، درست علم وفضل کا نمونہ ،ذہنی جدوجہد کی تنہائی اور اپنے طلبہ کے لیے شفقت ومہربانی وغیرہ کو جو اعلیٰ حضرت کی زیست سے وابستہ تھے، وہ تمام اوصاف اور اعلیٰ حضرت کے توسط سے نبی کریم ﷺ میں جلوہ گر نورِ الٰہی کا علم اور اس کی سمجھ انھیں

مساجد میں اپنے پاکستانی مسلم بھائیوں کے ذریعے تعلیماتِ اعلیٰ حضرت کے توسط سے ہوا اور وہ یہ بھی بتاتے ہیں کہ انھیں جو باطنی سکون وشعور عطا ہوا ہے وہ صرف مرشد برحق کے طفیل ہوا ہے۔ایک اسکاٹ مسلم برادر جو حال ہی میں ڈنڈی سے ایک پیر کے ساتھ رہنے کے لیے مانچسٹر منتقل ہوئے ہیں انھیں اسی معلم روحانی نے تعلیمات اعلیٰ حضرت کی روشنی میں پیارے نبی ﷺ کا راستہ دکھایا ہے جبکہ ایک دوسرے مسلم بھائی نے خود کو لندن میں اردو سیکھنے کے لیے تیار کیا ہے تاکہ وہ تعلیماتِ اعلیٰ حضرت کو سمجھ سکیں جو انگریزی زبان میں نہیں ہیں۔

مسلک اور عقیدے کے ضمن میں دوسری چیز جو متاثر کرتی ہے وہ ہے ہمارے پاکستانی مسلم برادران کا عقیدہ جس میں وہ راسخ اور عمل پیرا ہیں وہ بھی کفار کی سرزمین پر ! موجودہ تجرباتی اور مساعی کی حالت میں صرف تعلیمات اعلیٰ حضرت ہی کے ذریعہ عقیدہ پر استحکام اور اس پر عمل کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔جو کہ پاکستانی حضرات کے دلوں میں بٹھا دی گئی ہے اور ان کے دلوں میں جو اہلسنت سے تعلق رکھتے ہیں اور سرکار نبی اُمیّ ﷺ کی محبت وعقیدت سے سرشار ہیں۔

برطانوی نو مسلموں کو اپیل کرنے اور متاثر کرنے کے سلسلے میں ایک اور بات قابلِ غور ہے اور وہ ہے حضور نبی کریم ﷺ کی میلاد پاک کا جشن ! وہ لوگ جو عیسائیت سے نکل کر آغوش اسلام میں داخل ہوتے ہی ان کے لیے کرسمس کے موقع پر زبردست تنہائی کا احساس ہے کیونکہ اگر یہ وہابیت کی پیروی کرتے ہیں تو ان کے یہاں کسی طرح کی تقریب میلاد،عرس،تہوار اور

روحانی زندگی کی کشش نہیں ہے۔صرف رسمِ تنہائی ہے۔اعلیٰ حضرت نے جشن میلاد النبی و اعراس اولیاء کا جواز ثابت کر کے اور اپنی روحانی تعلیمات کے ذریعے زندگی میں پاکیزگی اور تصوف وروحانیت کا رنگ بھر دیاہے۔اور اس طرح ہم اپنے نبی اور اولیاء سے عقیدت میں بندھ کر ان کی بارگاہوں میں حاضری دے سکتے ہیں۔یہ نومسلم جو عیسائیت کی حالت میں عیسائی دستور کے مطابق نبی اور اولیاء کا احترام کیا کرتے تھے۔آج بھی اس طرح کی ضرورت ان کی فطرت میں داخل ہے۔لیکن وہ فطری جبلت وہابیت کی عبادت محض سے تسکین نہیں پاسکتی۔

میں نے اس مقالے میں حیات اعلیٰ حضرت کی محض ایک جھلک سے یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ ان پر اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کا کیسا فضل عظیم تھا کہ وہ ایک علمی و دینی خانوادے میں پیدا ہوئے اور رفعتِ علم وفضل متمکن ہونے کے لیے تیار ہو گئے۔اور وہ ہمیں نبی امی ﷺ کی محبت ومعرفت اور ان کے پیغام کا درس عطا کرنے کے لیے ان تمام وہبی علوم و ذرائع کو بروئے کار لائے جو ان کو بخشی گئی تھیں۔

میں نے یہ تشریح کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس دھرتی پر اعلیٰ حضرت کا عظیم کارنامہ وہابیوں کو شکستِ فاش دینا تھا اور انھوں نے قرآن وسنت کے حوالوں سے ، اپنی فقہی بصیرت سے اسے خوش اسلوبی سے انجام دیا اور اس طرح عامۃ المسلمین کو سنت کا شعور عطا کیا۔میں نے یہ بھی بتانے کی کوشش کی ہے کہ اعلیٰ حضرت کی زندگی برطانوی نومسلموں کو کس قدر حقیقی زندگی کا شعورعطا کرتی ہے۔اعلیٰ حضرت کی ذہانت اورطرز

استدلال ،ان کی ٹھوس اور کامیاب درستی و صداقت برطانوی نومسلموں کو متاثر کرتی ہیں۔اور میں نے یہ بحث بھی کی ہے کہ تعلیمات اعلیٰ حضرت برطانوی نومسلموں کے لیے اس وجہ سے پرکشش ہیں کہ وہ انھیں رسول اکرم ﷺ کی معرفت کا صحیح شعور عطا کرتی ہیں۔اور چونکہ یہ برطانوی نو مسلم پہلے نام نہاد عیسائی روحانی راہنماؤں کی بندگی کے ماحول میں پروان چڑھائے گئے تھے اور اس طرح کی روحانی زندگی یا روحانی معاملات کی تشریح صرف تعلیمات رضا ہی میں ملتی ہے نہ کہ وہابیت کی تعلیم میں۔

اعلیٰ حضرت کی حیات وتعلیمات نے برطانوی نومسلموں کو جو کچھ عطا کیا ہے وہ بہت اہمیت کی حامل ہے اور ان کے لیے روحانی تاثیر،سچائی اور اس حقیقی شعور کا وسیلہ ہے کہ اسلام کو سمجھنے کے لیے جس شعور کے وہ متلاشی تھے ہمیں اس بات کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔کہ ہم تعلیمات اعلیٰ حضرت تک کس طرح رسائی حاصل کریں اور زیادہ سے زیادہ برطانوی عوام کو دستیاب ہوں بالخصوص اسکولوں اور مذہبی معلموں کو۔ہمیں وہابیوں بالخصوص مودودی جماعت کے پروپیگنڈے کے مقابلے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیے۔

ہمیں کسی کے کام کی خوبیوں کو جھٹلانا نہیں ہے جو اعلیٰ حضرت پر برطانیہ میں کام کررہے ہیں بلکہ ہمیں اس امر پر زور دیناہے کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ وسائل کی ضرورت ہے جو دستیاب ہونے چاہئیں مگرہمارے مترجمین کے پاس امام احمد رضا کی تصنیفات کو انگریزی میں ترجمہ کرنے کی ذرا بھی فرصت نہیں ہے۔اعلیٰحضرت سے عقیدت رکھنے والوں کے لیے بڑے شرم

ی بات ہے کہ وہابی اور مودودی کی تصانیف تو انگریزی میں دستیاب ہیں مگر اعلیٰحضرت کی اصل تصانیف کے ترجمے اور خدمات پر انگریزی میں مواد دستیاب نہیں ہے۔

میں آپ سب کو جس پر ہم سبھی متفق ہیں، دعوتِ فکر دیتا ہوں کہ اعلیٰ حضرت کی حیات اور کارناموں کو اجاگر کرنے کی سخت ضرورت ہے کہ جو بڑی معنی خیز اور گراں قدری کی حامل ہیں۔ کیا یہ ہم سب کا فریضہ نہیں ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت کی حیات اور کارناموں کو بآسانی دنیا کے تمام لوگوں کو فراہم کرسکیں؟

مولائے کریم ہم سب کو توفیق عطا فرمائے اور اس مقصد کے لیے تحفظ عطا فرمائے۔ آمین!

زیر نظر مقالہ برطانوی نومسلموں پر امام احمد رضا کی حیات اور کارناموں کے اثر کا ایک خاکہ پیش کرتا ہے۔

امام احمد رضا کی زندگی سنت نبوی کا نمونہ تھی اور ان کی حیات و شخصیت کا مطالعہ مسلمانوں کو سنت نبوی کے مطابق زندگی بسر کرنے کا راستہ دکھاتا ہے۔ امام احمد رضا کی تعلیمات عیسائیت کے غلط روحانی ماحول سے نکل کر اسلام کی آغوش میں آنے والے برطانوی نومسلموں کو اسلامی صوفیاء اور اولیاء کی حقیقی متصوفانہ اور روحانی زندگی کی تشریح کرتی ہیں اور برطانوی نومسلموں کے عقائد و اعمال کو چمکاتے رہنے کے ساتھ ان کو روحانی بالیدگی عطا کرتی ہیں اور اس طرح وہابی بدعات کا مقابلہ کرنے میں انہیں دشواری نہیں پیش ہوتی ہے۔

امام احمد رضا ہی کی تعلیمات ایسی ہیں جو مسلمانوں کو مذہب حق، مذہب اہلسنت کا پیرو بناتی ہیں اور میلاد النبی ﷺ کے جشن و محافل، اعراس، نعت خوانیوں وغیرہ ہم اصل مقاصد چھوڑ کر محض رسم کے طور پر منانے لگے ہیں اور کسی کام کو بطور رسم منانا سود مند اور فائدہ مند نہیں، پیرانِ عظام اور علمائے کرام کو اس طرف توجہ خاص دینے کی ضرورت ہے ان خالص روحانی محافل کے ذریعے مسلمانوں کو اللہ و رسول ﷺ اور صحابہ و اولیاء سے محبت بڑھانے اور سچا مسلمان بنے رہنے کا راستہ دکھاتی ہیں۔ اور اسلام کے پیروکاروں کو اسلام کیلئے سب کچھ قربان کرنے کا سبق دیتی ہیں تاکہ اسلام دنیا میں غالب آجائے۔ ہم سنی ان محافل کو خاص مشن کیلئے منانے کا عہد کرتے ہیں تاکہ ہم دنیا میں نیابتِ الٰہی کا مشن پورا کریں۔

AHLE SUNNAT BOOKS

No.	Title	Author	Price
1.	The Holy Quran (Translation in English)	By Imam Ahmad Raza Khan	£13.99
2.	The Supreme Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.99
3.	Al-Mawlud-un-Nabwiyyah	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
4.	Bay'at And Khalafah	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.99
5.	Sufism in Perspective	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
6.	Parents Obligations to Children	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
7.	The Path to Muslim Recovery	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
8.	The Essentials of the Islamic Faith	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
9.	Forty Hadiths on the Intercession of the Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.50
10.	Iman And Islam	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.75
11.	The Importance of the Relics in Islam	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
12.	Islamic Concept of Knowledge	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
13.	Penalty for Insulting the Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
14.	Salam on the Holy Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
15.	The Necessity of Zakat	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
16.	The Importance of Muslim Charity (Sadaqat)	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
17.	The Qadianis are Kafir	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
18.	The Islamic Concept of Tawheed and Risalat	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
19.	Childrens Obligation to Parents	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.99
20.	Western Science Defeated by Islam	By Imam Ahmad Raza Khan	£6.75
21.	Religious Poetry (Hadaiq-e-Bakhshish)	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
22.	The Peaceful Way	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.50
23.	Ilm-e-Ghaib for the Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.75
24.	Hasam-al-Haramain (Sword of the Two Holy Places)	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
25.	A Journey of Faith Time (To MakkahAnd Madinah)	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.75
26.	Creation of the Angels	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.25
27.	Divine Vision of the Holy Prophet and the Miraj Journey	By Imam Ahmad Raza Khan	£4.50
28.	True Islamic Concept of the Caliph and Caliphate	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.50
29.	Hayat-al-Amwat (The Life of the Dead)	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
30.	Can We Ask for Help from other than Allah	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.50
31.	Islam And the Paper Currency Notes	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
32.	The Compilation of the Quran	By Imam Ahmad Raza Khan	£1.75
33.	Is It Lawful to do Azan at the Graveside	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.75
34.	Basic Islamic Beliefs	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
35.	Were There Wahabiyya During the Time of the Holy Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
36.	Noor and Shadow (One)	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.50
37.	Noor and Shadow (Two)	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
38.	Does the Soul Return	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
39.	Ya Rasool Allah	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
40.	The Noor of the Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.75
41.	Caliphate of Abu Bakr And Ali	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
42.	Refutation of Rawafiz (Shias)	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
43.	Iman of the Prophet's Parents	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.50
44.	Islamic Decree on Heretic Groups	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.50
45.	Fatwa-al-Haramim	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.25
46.	Search for the Truth (Part 1)	By Imam Ahmad Raza Khan	£12.00
47.	Search for the Truth (Part 2)	By Imam Ahmad Raza Khan	£12.00

Raza Academy
138 Northgate Rd, Edgeley, Stockport, SK3 9NL, UK.
Tel: 0161 477 1595. Tel/Fax: 0161 291 1390. Email: islamictimes@aol.com

AHLE SUNNAT BOOKS

No.	Title	Author	Price
.	The Holy Quran (Translation in English)	By Imam Ahmad Raza Khan	£13.99
2.	The Supreme Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.99
3.	Al-Mawlud-un-Nabwiyyah	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
4.	Bay'at And Khalafah	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.99
5.	Sufism in Perspective	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
6.	Parents Obligations to Children	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
7.	The Path to Muslim Recovery	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
8.	The Essentials of the Islamic Faith	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
9.	Forty Hadiths on the Intercession of the Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.50
10.	Iman And Islam	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.75
11.	The Importance of the Relics in Islam	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
12.	Islamic Concept of Knowledge	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
13.	Penalty for Insulting the Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
14.	Salam on the Holy Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
15.	The Necessity of Zakat	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
16.	The Importance of Muslim Charity (Sadaqat)	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
17.	The Qadianis are Kafir	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
18.	The Islamic Concept of Tawheed and Risalat	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
19.	Childrens Obligation to Parents	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.99
20.	Western Science Defeated by Islam	By Imam Ahmad Raza Khan	£6.75
21.	Religious Poetry (Hadaiq-e-Bakhshish)	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
22.	The Peaceful Way	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.50
23.	Ilm-e-Ghaib for the Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.75
24.	Hasam-al-Haramain (Sword of the Two Holy Places)	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
25.	A Journey of Faith Time (To MakkahAnd Madinah)	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.75
26.	Creation of the Angels	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.25
27.	Divine Vision of the Holy Prophet and the Miraj Journey	By Imam Ahmad Raza Khan	£4.50
28.	True Islamic Concept of the Caliph and Caliphate	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.50
29.	Hayat-al-Amwat (The Life of the Dead)	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
30.	Can We Ask for Help from other than Allah	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.50
31.	Islam And the Paper Currency Notes	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
32.	The Compilation of the Quran	By Imam Ahmad Raza Khan	£1.75
33.	Is It Lawful to do Azan at the Graveside	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.75
34.	Basic Islamic Beliefs	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
35.	Were There Wahabiyya During the Time of the Holy Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
36.	Noor and Shadow (One)	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.50
37.	Noor and Shadow (Two)	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
38.	Does the Soul Return	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
39.	Ya Rasool Allah	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
40.	The Noor of the Prophet	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.75
41.	Caliphate of Abu Bakr And Ali	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.00
42.	Refutation of Rawafiz (Shias)	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.00
43.	Iman of the Prophet's Parents	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.50
44.	Islamic Decree on Heretic Groups	By Imam Ahmad Raza Khan	£2.50
45.	Fatwa-al-Haramim	By Imam Ahmad Raza Khan	£3.25
46.	Search for the Truth (Part 1)	By Imam Ahmad Raza Khan	£12.00
47.	Search for the Truth (Part 2)	By Imam Ahmad Raza Khan	£12.00

Raza Academy
138 Northgate Rd, Edgeley, Stockport, SK3 9NL, UK.
Tel: 0161 477 1595. Tel/Fax: 0161 291 1390. Email: islamictimes@aol.com

AHLE SUNNAT BOOKS

94.	Imam Raza, his Maslak and Raza Academy, UK	By Dr. Abdul Naim Azizi	£2.00
95.	Salah (Prayers And Namaz book For whole family)	By Dr. Ahmad Ali	£3.99
96.	Islamic Mannars And Morals	By Muhammad Anwar	£3.99
97.	Hazrat Khawajah Garib Nawaz	By Dr. Moinuddin Kapadia	£3.00
98.	Hazrat Nawshahi Ghanj Bakhsh Qadri	By Dr. Moinuddin Kapadia	£3.99
99.	Importance of Milad	By Imam Qastalani	£3.00
100.	The Milad of the Holy Pophet	By Imam Suyuti	£2.00
101.	Hazrat Imam Azam Abu Hanifa	By Prof. Dr. M Raza	£2.00
102.	Forty Hadiths Saying -La-Illaha-Illillah'	By Muhammad Ramzan	£3.00
103.	80 Hadiths on Unseen Knowledge of the Holy Prophet	By Dr. Gibril Fuad Haddad	£2.00
104.	Suffism: The Essence of Islam	By Shaikh Hisham Kabani	£2.50
105.	The Signs of Day of Judgement	By Dr. M. Abdullah	£2.75
106.	The Rightly Guided Caliph	By Prof. M. Fiaz Ahmad	£3.00
107.	A Refutation of Ihsan Illahi Zahir	By Dr. Gibril Fuad Haddad	£2.00
108.	The Holy Prophet is Noor	By Prof. Muhammad Khalid	£2.00
109.	The Holly Prophet's Birthday	By Dr. Isa al-Humayri	£2.00
110.	Imam Hussain And His Martyrdom	By Abdul Muhmood	£3.00

Raza Academy
138 Northgate Rd, Edgeley, Stockport, SK3 9NL, UK.
Tel: 0161 477 1595. Tel/Fax: 0161 291 1390. Email: islamictimes@aol.com
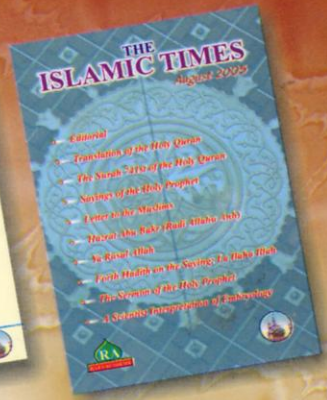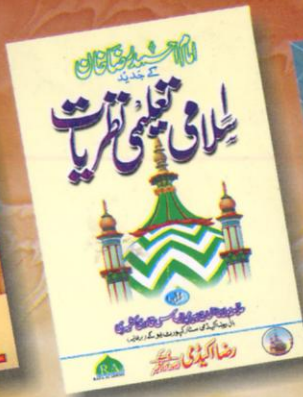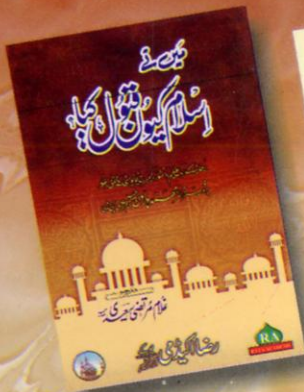
اُجالوں کا سفر

رضا اکیڈمی انٹرنیشنل کی بنیاد شیخ الاسلام الشیخ امام احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات کو جدید تقاضوں کے مطابق خوبصورت شائع کر کے ساری دنیا کے لوگوں تک پہنچانے کے لیے حضرت علامہ مولانا الحاج پیر محمد الیاس قادری چھتروہی کشمیری مدظلہ العالی نے 1979ء انگلینڈ میں رکھی۔ الحمد اللہ رضا اکیڈمی انٹرنیشنل نے اپنا 25 سالہ طویل سفر مسلسل محنت اور جدوجہد کے ساتھ کامیابی سے مکمل کیا۔ اس مختصر سے عرصے میں پروفیسر ڈاکٹر محمد ہارون (مرحوم) ایم۔ اے پی ایچ ڈی کیمرج یونیورسٹی نے 1988ء میں اسلام قبول کرنے کے بعد شیخ الاسلام امام احمد رضا خاں کی تعلیمات کو پڑھنا شروع کیا اور اس قدر آپ کی طرز تحریر سے متاثر ہوئے کہ پھر آپ نے اپنے دوسو مقالات اور بیس کتب انگریزی زبان میں انہیں تعلیمات کی روشنی میں پیر محمد الیاس قادری صاحب کی رہنمائی سے تصنیف فرمائیں۔ ڈاکٹر محمد ہارون امام اہلسنت شیخ الاسلام امام احمد رضا خاں سے اس قدر متاثر تھے کہ اور بہت کچھ آپ کی تعلیمات کے بارے میں لکھنا چاہتے تھے لیکن اسی دوران 1998ء میں آپ کا وصال ہو گیا۔

رضا کمپلیکس کا قیام موجودہ وقت کی اہم ضرورت ہے اور رضا اکیڈمی انٹرنیشنل کے اہم مقاصد میں سے ایک ہے رضا کمپلیکس کو قیام میں لانے کا دارینہ خواب شرمندہ تعبیر میں لانے کے لیے کام کا آغاز ہو چکا ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم اور نبی پاک ﷺ کی نظر عنایت سے بہت جلد مکمل ہوگا۔ رضا کمپلیکس میں مختلف تحقیقی شعبہ جات کے ساتھ ساتھ رفائی کام بھی سرانجام دیۓ جائیں گے

رضا اکیڈمی انٹرنیشنل اب تک تقریباً 150 کتب انگلش اور اُردو میں خوبصورت میعار کے مطابق مسلمانوں کی رہنمائی کے لیے شائع کر چکی ہے اور مستقبل میں بے شمار کتب کو شائع کرنے کا عزم اور جذبہ رکھتی ہے اس لیے رضا اکیڈمی انٹرنیشنل کے تمام اراکین مبارک باد کے مستحق ہیں۔

ہر کام کا اک وقت ہے رضاؔ
دل کو بھی آرام ہو ہی جاۓ گا

حافظ محمد وسیم رضا قادری

RAZA ACADEMY
INTERNATIONAL
138, Northgate Road, Stockport, UK. Tel: 0161 477 1595
Tel/Fax: 0161 291 1390 E-mail: islamictimes@aol.com